تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

مؤلف:

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب
قادری رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نور قلم سکھر

تین طلاقوں کی
شرعی حیثیت

مؤلف:

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب
قادری رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نور قلم سکھر

نام کتاب :۔ تین طلاقوں کی شرعی حیثیت
مُصنّف :۔ حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری رضوی
بفیضِ رُوحانی :۔ بُرہانِ ملّت حضرت بُرہانُ الحق صاحب جبلپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ
کتابت :۔ خاک پائے عُلمائے اہلسُنّت محمد عرف نور محمد نورقلم سکھر
ناشر :۔ مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر
قیمت :۔

فہرستِ مضامین تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تاثرات حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب قادری	۳	حضرت عبداللہ بن مسعود کا فتویٰ	۱۲
تاثرات حضرت علامہ غلام محمد سیالوی	۴	حضرت عبداللہ بن عباس کا فتویٰ	۱۲
ابتدائیہ تین طلاقوں کی شرعی حیثیت	۵	ائمہ اربعہ کا فیصلہ	۱۳
طلاق کا مفہوم	۶	غیر مقلدین کے دلائل اور انکا تجزیہ	۱۳
طلاق کے چند ضروری مسائل	۶	غیر مقلدین کی پہلی دلیل وجوابات	۱۴
طلاق دینے کا شرعی طریقہ	۷	پہلی مثال	۱۶
ایک مجلس میں تین طلاق دینے کا شرعی حکم	۷	دوسری مثال	۱۷
تین طلاق کے واقع ہونے پر قرآن سے استدلال	۸	تیسری مثال	۱۸
احادیثِ نبویہ سے استدلال چار احادیث	۹	چوتھی مثال	۱۹
اجماعِ صحابہ سے استدلال	۱۱	غیر مقلدین سے کچھ سوالات	۱۹
امام طحاوی کا حدیث پر تبصرہ	۱۱	غیر مقلدین کی دوسری دلیل	۲۰
بعض جلیل القدر صحابہ کے فتاویٰ	۱۲	مُدلّل جواب	۲۱
حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا فتویٰ	۱۲		

تاثرات

مفتیٔ اعظم سندھ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین صاحب قادری
مہتمم دارُالعُلوم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

امابعد ــــ عزیز محترم فاضل محتشم مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی سلمہٗ کے رسالۂ جلیلہ ــ "تین طلاقوں کی شرعی حیثیت" کا مطالعہ فقیر نے کیا بہت ہی مدلل اور مُفید پایا ــــ عزیز موصوف نے اس موضوع پر جمہور سلف و خلف ائمہ دین، عُلماء متقدمین ومتاخرین کے اقوال اور فتاویٰ کو نقل فرماکر اور غیر مقلدین کے استدلال کا مسکت جواب دیکر صحیح سمت میں ملّت اسلامیہ کی رہنمائی فرمائی ہے ــــ مولیٰ عزّوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے وسیلہ جلیلہ سے اس سعی جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مُسلمانوں کو اس سے نفع کثیر اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے ــــ اور مولف موصوف کو دارین میں جزاء خیر مرحمت فرمائے ــــ آمین ــــ

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہٗ
خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر
۶ ربیع الاوّل شریف ۱۴۱۴ھ

تاثرات

حضرت اُستاذ العلماء مولانا العلامہ غلام محمد سیالوی صاحب مہتمم شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی
وناظم شعبہ امتحانات تنظیم المدارس = اہل السنۃ = پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد ــــ اگر ایک مجلس میں شوہر اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو غیر مقلدین اسے ایک قرار دیتے ہیں جبکہ اہلسنّت وجماعت کے نزدیک ایسی صورت میں تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں۔ لیکن غیر مقلدین عوام الناس کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ قرآن وحدیث کی رُو سے تین طلاقیں واقع نہیں ہوتیں بلکہ صرف فقہاہی اسکے قائل ہیں۔ جس سے عوام کے قلوب واذہان میں شکوک وشبہات جنم لے رہے تھے ــــ بحمدہ تعالیٰ مخدوم ومحترم مفتی اہلسنّت حضرت علامہ مفتی **محمد ابراہیم** القادری دامت برکاتہم العالیہ نے بروقت غیر مقلدین کی تلبیسی چال کا نوٹس لیا اور عوام الناس کے لئے **"تین طلاقوں کی شرعی حیثیت"** کے عنوان سے رسالہ تحریر فرمایا جسمیں دیگر دلائل کے علاوہ قرآن وحدیث سے ثابت کیا ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تین ہی واقع ہوتی ہیں ــ نیز غیر مقلدین کے اعتراضات کا مدلل طور پر قلع قمع فرماکر مسئلہ الم نشرح فرمادیا ــــ

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس رسالہ کو تمام مسلمانوں کے لئے مفید بنائے ــ اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ــــ مؤلف موصوف کی سعی کو مشکور فرمائے اور انھیں دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے ــــ

ادنیٰ خادم اہل سُنّت
دُعا گو دُعا جو
ابو الظفر غلام محمد
۹ ربیع الاوّل شریف ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ
حبیبہ المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ واصحابہ التقی والنقی

اما بعد یہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ مرد بسا اوقات غصہ کے عالم میں انجام کی پرواہ کئے بغیر اپنی بیوی کو ایک ہی سانس میں کم سے کم تین طلاقیں دے دیتا ہے ــــ وہ اپنے اس عمل سے نہ صرف یہ کہ بیوی سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ خدا ورسُول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجل وعلا) کی ناراضگی بھی مول لے لیتا ہے ــــ ایسے میں بعض خدا ترس لوگ مطلقہ بیوی سے ہمیشہ کیلئے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور بعض مطلقہ بیوی سے اس کے نئے عقد اور پھر طلاق وعدت کے بعد نکاح کر لیتے ہیں جو از روئے شریعت جائز ہے ــــ

اور بعض ناعاقبت اندیش لوگ مطلقہ بیوی کو حاصل کرنے کے لئے عُلماءِ کرام سے غلط بیانی کر کے جواز کا فتویٰ لے لیتے ہیں ــ مفتی چونکہ سرکاری جج کے برعکس اصل واقعہ کی تحقیق کرنے سے عاجز ہوتا ہے اس لئے وہ سائل کی بیان کردہ صورتِ مسئلہ کی روشنی میں فتویٰ دینے پر مجبور ہوتا ہے ــــ مگر سائل کے لئے کوئی مجبوری نہیں وہ تو اندر کی بات کو جانتا ہے اور حقیقت سے واقف ہوتا ہے اس لئے مفتی کا فتویٰ اُسے حرام کاری اور آخرت میں خدا کے عذاب وغضب سے نہیں بچا سکے گا ــــ اور کچھ اسی قماش کے لوگ غیر مقلدین (اہلِ حدیث) کے ہاں پہنچ جاتے ہیں اور وہ انہیں لکھ کر دے دیتے ہیں کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے اور وہ اس پر بزعم خویش قرآن وحدیث کے حوالے بھی پیش کرتے ہیں ــــ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگ دِل سے جانتے ہیں کہ ان کی یہ حرکت درست نہیں مگر شیطان کے بہکاوے سے ان مولویوں کے فتووٰں کو آڑ بنا کر مطلقہ بیوی اور اس کے عزیزوں کو قائل کر لیتے ہیں ــــ اور مطلقہ بیوی اور اس کے عزیز دین سے دُوری اور علمِ دین سے جہالت کی وجہ سے قائل ہو جاتے ہیں ــــ

یہ چند صفحات ایسے ہی بھٹکے ہوئے بھائیوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے لکھے

گئے ہیں ___ اور چونکہ اہلحدیث حضرات عموماً ایسے موقعوں پر صحاحِ ستّہ یعنی بخاری، مسلم، ترمذی ابوداؤد، نسائی اور ابنِ ماجہ سے دلیل پیش کرنے کا مطالبہ اور اس پر اصرار کرتے ہیں اسلئے میں نے اکثر و بیشتر حوالے "صحاح ستّہ" سے دینے کی کوشش کی ہے ___ اگرچہ غیر مقلد حضرات خود کو صحاحِ ستّہ کا پابند نہیں سمجھتے وہ اکثر مسائل میں بیہقی، مسند امام احمد وغیرہ کے حوالے دیتے ہیں جو صحاحِ ستّہ سے خارج ہیں ___ خود تین طلاق کے مسئلہ میں اپنے مسلک کی ساری عمارت حدیث رکانہ پر قائم ہے جسے وہ مسند امام احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں۔ اور نہ ہی آجتک یہ عمل بالحدیث کے دعویدار لوگ کسی حدیث سے یا کسی بھی شرعی دلیل سے یہ بات ثابت کر سکے ہیں کہ جو حدیث صحاحِ ستّہ سے خارج ہو وہ قابلِ قبول نہیں ___ اللہ تعالیٰ کج فہمی سے اور بدراہ روی سے بچائے ___ خدائے ذوالجلال سے دُعا ہے کہ ان سطور کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں عامۃ المسلمین کیلئے نافع بنائے آمین بحق طٰہٰ و یٰسین۔

طلاق کا مفہوم

عورت نکاح سے شوہر کی پابند ہو جاتی ہے ___ اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں ___

طلاق کے چند ضروری مسائل

(۱) ___ بلاوجہ طلاق دینا ناجائز ہے ___ اور کسی شرعی وجہ سے طلاق دینا مباح ہے اور بعض صورتوں میں طلاق دینا مستحب (بہتر) ہے ___ مثلاً عورت شوہر کو ایذاء و تکلیف پہنچاتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ___ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب و لازم ہے ___ جیسے شوہر نامرد ہو ___

(۲) ___ طلاق جس طرح زبان سے ہو جاتی ہے تحریر سے بھی ہو جاتی ہے ___

(۳) ___ اسٹامپ نویس کو چاہئیے کہ جب تک شوہر تین طلاقوں کا امر نہ کرے تین طلاقیں نہ لکھے بلکہ صرف ایک طلاق لکھے تاکہ شوہر کو اچھی طرح سوچنے سمجھنے کا موقعہ ملجائے

(۴) ___ زبانی و تحریری طلاق جس طرح گواہوں کی موجودگی میں ہو جاتی ہے بغیر گواہوں کے بھی ہو جاتی ہے ___

(۵) ___ ماہواری میں طلاق دینا جائز نہیں مگر طلاق ہو جائے گی ___ ایسے میں شوہر پر رجوع لازم ہے (بشرطیکہ اس نے ایک یا دو طلاقیں دی ہوں) پھر پاکی کے دنوں میں چاہے تو طلاق دے دے ___

(۶) ___ اگر عورت حاملہ ہو جب بھی طلاق ہو جاتی ہے ___

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ ایسے طُہر (دو ماہواری کے درمیان پاکی کی مدت کو طُہر کہتے ہیں) میں جس میں وہ ہمبستر نہیں ہوا ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے ___ یا تین طُہروں میں تین طلاقیں دے بشرطیکہ ان میں صحبت و ہمبستری نہ کی ہو ___ اگر شوہر نے طلاق کا پہلا طریقہ اختیار کیا تو عدت کے اندر بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے ___ یعنی عدت کے اندر اگر وہ بیوی سے کہہ دے کہ میں نے تجھے نکاح میں واپس لیا ___ یا تجھ سے رجوع کیا تو بغیر نکاح کیے عورت حلال رہے گی۔ اور اگر رجوع نہیں کیا یہاں تک کہ عدت گذر گئی تو مُرد نکاح کر سکتا ہے ___ اور اگر شوہر نے دوسرا طریقہ اختیار کیا تو دو طلاق تک عدت کے اندر اسے رجوع کا اختیار ہے ___ اور جیسے ہی تیسری طلاق دیگا بیوی حرام ہو جائیگی ___ بغیر حلالہ کے یہ شخص اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔

ایک مجلس میں تین طلاق دینے کا شرعی حکم

جس طرح ماہواری میں طلاق دینا گناہ ہے مگر طلاق ہو جاتی ہے ___ اسی طرح ایک مجلس میں تین طلاق دینا گناہ ہے مگر تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں ___ خواہ شوہر تین طلاقیں ایک لفظ سے دے جیسے کہے تجھے تین طلاق ___ یا متعدد الفاظ سے دے جیسے کہے تجھے طلاق ہے ___ طلاق ہے ___ طلاق ہے ___

اس سلسلے میں ایک **حدیث** ملاحظہ ہو

عن عبد اللہ بن عمر انه طلق امرأته تطليقة وهي حائض ثم اراد ان يتبعها تطليقتين اخريين

حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو ماہواری کے ایام میں ایک طلاق دی پھر اس کے بعد دو ماہواریوں میں مزید دو طلاقیں دینے کا

عند القرأين فبلغ ذالك رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال یا ابن عمر ماھکذا امرك الله قد اخطات السنة والسنة ان تستقبل الطهر فیطلق لکل قرء فامرنی فراجعتها فقال اذا هی طهرت فطلق عن ذالك او امسك فقلت یارسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ارأیت لو طلقتها ثلثا ان کان یحل لی ان اراجعها فقال لا کانت تبین منك فکانت معصیة ـــ دارقطنی صفحہ ۳۱ جز ۴ ـــ

ارادہ کیا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع ہوئی تو فرمایا اے عمر کے بیٹے اللہ تعالٰی نے تجھے اس طرح طلاق دینے کا حکم نہیں فرمایا۔ تم نے سُنّت کے خلاف کیا اور سُنّت یہ ہے کہ شوہر طہر کا انتظار کرے اور ہر طہر میں ایک طلاق دے۔ پھر حضورؐ نے مجھے رجوع کا حکم فرمایا اور میں نے رجوع کرلیا پھر فرمایا جب وہ پاک ہوئے تو تم چاہو تو طلاق دے دینا اور چاہو تو روک رکھنا۔ــــ پھر میں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اگر میں اُسے تین ۳ طلاق دے دیتا تو کیا میرے لئے رجوع کرنا حلال ہوتا؟ ــ آپ نے فرمایا ایسے میں تیرے لئے رجوع حلال نہ ہوتا اور وہ تیرے نکاح سے نکل جاتی اور یہ گناہ کی بات ہوتی ــــ

معلوم ہوا حیض میں طلاق دینا ناجائز ہے **مگر** طلاق ہوجاتی ہے ــ اسی طرح ایک مجلس میں تین ۳ طلاق دینا ناجائز ہے **مگر** طلاق ہوجاتی ہے ــــ

تین طلاق کے واقع ہونے پر قرآن سے استدلال

اللہ تعالٰی قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے ــــ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ ـــ سُورۃ البقرہ ۲۲۹ ـــ

طلاق رجعی دو بار تک ہے ــ پھر بھلائی کیساتھ روک لینا ہے یا اچھائی کیساتھ چھوڑ دینا ــ

اس سے کچھ آگے ارشاد فرمایا ــــ

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ ـــ سُورۃ البقرہ ۲۳۰ ـــ

پھر اگر شوہر نے اُسے تیسری طلاق دی تو اب وہ عورت اُسے حلال نہ ہوگی جبتک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ــــ

اس آیت کریمہ میں تیسری طلاق دینے پر بیوی کو حرام تو بتایا گیا مگر اس حرمت کیلئے کوئی قید نہیں لگائی گئی نہ ایک مجلس کی نہ متعدد مجلسوں کی ــــ معلوم ہوا تین طلاقیں جس طرح سے دی جائیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ خواہ ایک نشست میں دی جائیں خواہ چند نشستوں میں ــ

اَحادیثِ نبویہ سے اِستدلال

پہلی حدیث:

عن عائشة ان رجلا طلق امرأته ثلثا فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول ــــ

ـــ صحیح بخاری جلد دوم ص ۷۹۱ ـــ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں پھر اُس عورت نے دوسرے مرد سے نکاح کیا پھر اُس نے بھی طلاق دیدی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا یہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال ہوگئی؟ ــ تو حضور نے ارشاد فرمایا نہیں ــ جبتک دوسرا خاوند اس سے ہمبستر نہ ہولے جیسے کہ پہلا شوہر ہمبستر ہوا تھا۔

اس حدیث سے واضح طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ تین طلاق دینے سے بیوی حرام ہوجاتی ہے۔

دوسری حدیث: سُنن ابن ماجہ جو صحاح ستّہ میں سے ایک ہے، میں امام ابن ماجہ نے ایک مستقل باب اس عنوان سے قائم فرمایا ــ "باب من طلق ثلثا فی مجلس واحد" ــــ یعنی یہ باب اُس شخص کے بارے میں ہے جو ایک مجلس میں تین طلاق دے پھر اس باب کے تحت یہ روایت بیان فرمائی ــــ

عن عامر الشعبی قال قلت لفاطمة بنت قیس حدثینی عن طلاقك قالت طلقنی زوجی ثلثا وهو خارج الی الیمن

عامر شعبی کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ آپ اپنی طلاق کا واقعہ بیان کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے شوہر نے یمن جاتے وقت تین طلاقیں دی

فاجاز ذالك رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم

تھیں۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ طلاقیں نافذ فرمادیں۔

ابن ماجہ ص۱۴۵ مطبع قدیمی کتب خانہ کراچی

تیسری حدیث:

عن داؤد بن عبادہ بن الصامت قال طلق جدی امرأۃ له الف تطلیقة فانطلق ابی الی رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر ذالك له فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أما اتقى الله جدك اما ثلاث فله واما تسع مائة وسبعة وتسعون فعدوان وظلم ان شاء الله تعالىٰ عذبه وان شاء غفر له۔

داؤد بن عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ میرے دادا نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی پھر میرے والد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرہ بیان کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا دادا! خدا سے نہیں ڈرا۔ تین طلاقیں واقع ہوگئیں اور ۹۹۷ طلاقیں محض ظلم و زیادتی ہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اُسے عذاب دے۔ اور چاہے تو اُسے معاف فرمادے۔

مصنف عبد الرزاق ص۳۹۳ ج۶ مطبع بیروت

چوتھی حدیث: صحیح بخاری میں حضرت عویمر عجلانی کے واقعۂ لعان میں ہے۔

فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فطلقها ثلثا

صحیح بخاری جلد دوم ص۷۹۱

جب دونوں میاں بیوی لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اُس پر جھوٹ بولا اگر اب اسے اپنے پاس روکے رکھا۔ چنانچہ حضرت عویمر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔

سُنن ابو داؤد میں اسی واقعہ کے بارے میں یہ الفاظ منقول ہیں

فطلقها ثلث تطليقات عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانفذه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

سُنن ابو داؤد ص۳۰۶

حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُوبرُو تین طلاقیں دیں۔ پھر حضور نے تینوں طلاقوں کو نافذ فرمایا۔

کیسی صاف عبارتیں ہیں کہ حضور نے تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیا۔

اجماعِ صحابہ سے استدلال

تین طلاقوں کو تین قرار دینے پر حضرات صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا اجماع و اتفاق رہا ہے

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے

كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وابى بكر وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلث واحدة فقال عمر بن الخطاب ان الناس قد استعجلوا فى امر كانت لهم فيه اناة فلو امضيناه عليهم فامضاه عليهم

صحیح مسلم جلد اول ص۴۷۷

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں۔ اور حضرت عمر کے دورِ خلافت کے ابتدائی ۲ دو سالوں میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ تو حضرت عمر نے فرمایا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلدی سے کام لیا ہے جس میں اُن کے لئے مُہلت تھی کاش ہم ان پر نافذ کردیں۔ چنانچہ آپ نے اس کو (تین طلاقوں کو) اُن پر نافذ فرمادیا۔

کتب حدیث میں حضرت عمر کا یہ فرمان تو منقول ہے۔ **مگر** یہ کہیں منقول نہیں کہ کسی صحابی نے آپ کے اس فیصلے سے اختلاف کیا ہو۔ آپ کے اس فرمان پر ان حضرات کی خاموشی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ اس معاملہ میں آپ کے متفق تھے۔ **ورنہ** کسی ناحق بات پر خاموشی اُن حضرات سے متوقع نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ دینی معاملات میں خلیفہ سے کُھل کر اظہارِ اختلاف اور غیر شرعی کاموں میں حاکمِ وقت کو سرِ عام ٹوکنا ان حضرات کی خصوصی شان تھی۔ چنانچہ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے **حدیث** مذکور پر ان الفاظ میں تبصرہ فرمایا۔

فخاطب عمر بذالك الناس جميعا وفيهم اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ورضى عنهم الذين قد علموا ما تقدم من ذالك فى زمن

حضرت عمر نے لوگوں کو اس کیساتھ مخاطب فرمایا حالانکہ ان میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے جو اس سے پہلے زمانۂ نبوی کے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم ینکرہ علیہ منھم منکرٌ ولم یدفعہ دافع

شرح معانی الآثار جلد دوم ص۳۴

طریق کار سے واقف تھے ۔ تو ان میں سے نہ کسی انکار کرنے والے نے انکار کیا اور نہ ردّ کرنے والے نے اُسے ردّ کیا ۔

بعض جلیل القدر صحابہ کرام کے فتاویٰ

تائیدِ مزید کے طور پر بعض جلیلُ القدر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے فتوے بھی پیش کئے جاتے ہیں جس سے قارئینِ کرام کو اس مسئلہ میں صحابہ کرام کے طرزِ عمل کا صحیح اندازہ ہو جائے گا۔

حضرت علی کا فتویٰ

روی وکیع عن الاعمش عن حبیب بن ثابت قال جاءَ رجل الی علی بن ابی طالب فقال انی طلقت امرأتی الفا فقال لہ علی بانت منک بثلاث واقسم سائرھن علی نسائک

فتح القدیر بحوالہ مصنف عبدالرزاق

ایک شخص حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے ۔ تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ ۔ تیری بیوی تین طلاقوں کے ساتھ تجھ سے جُدا ہو گئی اور باقی طلاقیں اپنی دوسری بیویوں پر تقسیم کرلے ۔

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود کا فتویٰ :

ان رجُلاً جاء الی ابن مسعود فقال انّی طلقت امرأتی ثمانی تطلیقات فقال ماذا قیل لک فقال قیل لی بانت منک قال صدقوا ھو مثل ما یقولون

مؤطا امام مالک کتاب الطلاق

ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں آپنے فرمایا اس بارے میں تجھے کیا مسئلہ بتایا گیا ہے اس نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تیری بیوی نکاح سے باہر ہوگئی آپنے فرمایا انہوں نے سچ کہا مسئلہ اسی طرح ہے جسطرح انہوں نے بیان کیا۔

حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس کا فتویٰ :

عَنْ مجاھد قال کنتُ عند ابن عباس فجاءہٗ رجل فقال انہ طلق امرأتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادُّھا الیہ ثم قال أیطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس فان اللہ عزوجل قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا وانک لم تتق اللہ فلا اجد لک مخرجا عصیت ربک وبانت منک امرأتک

ابو داؤد شریف ص۲۹۹

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عبّاس کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباس خاموش ہوئے تو میں سمجھا کہ یہ اسے بیوی لوٹا دیں گے۔ پھر ابن عباس نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی طلاق دے دیتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ اے ابن عباس۔ اے ابن عباس۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے راستہ نکالتا ہے اور تو خدا سے نہیں ڈرا لہٰذا میں تیرے لئے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیرے نکاح سے تیری بیوی نکل گئی

ائمہ اربعہ کا فیصلہ

مسلمانوں کے چاروں امام اس بات پر متفق ہیں کہ۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو اس پر بیوی حرام ہو جاتی ہے ۔ شارح صحیح مسلم امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نواوی فرماتے ہیں ۔

قد اختلف العلماء فی من قال لامرأتہ انت طالق ثلاثا فقال الشافعی و مالک و ابوحنیفۃ واحمد وجماھیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث

شرح صحیح مسلم جلد اوّل ص۴۷۸

جو شخص اپنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاق اس میں علماء کا اختلاف ہے امام شافعی۔ مالک ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل، اور جمہور علماءِ سلف و خلف فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں واقع ہونگی۔

غیر مقلدین کے دلائل اور ان کا تجزیہ

غیر مقلدین کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے ۔ اس سلسلے میں جو وہ دلائل پیش کرتے ہیں ان میں قدرے وزنی صرف دو دلیلیں ہیں۔ اسلئے یہاں۔ انکی فقط وہی ۲ دو دلیلیں اور ان کا **جواب** لکھا جاتا ہے ۔

غیر مقلدین کی پہلی دلیل

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ اور حضرت ابوبکر کے پورے دورِ خلافت اور حضرت عمر کے دورِ خلافت کے ابتدائی ۲ دو سالوں میں تین طلاقیں ایک قرار دیجاتی تھیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلدی کی ہے۔ جسمیں ان کے لئے مہلت تھی۔ کاش ہم ان پر نافذ کردیں۔ چنانچہ پھر آپ نے اسکو ان پر نافذ کردیا۔ ــــ صحیح مسلم جلد اوّل صفحہ ۴۷۷ ــــ

جواب: پہلے تو یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ کیا یہ درست ہے کہ جو شخص دورِ نبوی میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شخص کے حق میں ہمیشہ ایک ہی طلاق کا حکم صادر فرماتے تھے ــــ ؟

دلائل کی روشنی میں یہ موقف درست نہیں کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہت سے مواقع پر تین طلاق کا حکم صادر فرمانا احادیث گذشتہ سے ثابت ہوچکا ہے۔ اور اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض مواقع پر تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے جو سوال کے ضمن میں مذکور ہو چکی ہے ــــ تو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ آخر وہ کونسی صورتیں تھیں جن میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم تین طلاقوں کا حکم جاری فرماتے ــــ اور وہ کونسی صورتیں تھیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک طلاق کا حکم صادر فرماتے ــــ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ اگر کوئی شخص عہد رسالت میں اپنی بیوی کو تین مجلسوں میں تین طلاقیں دیتا ــــ یا ایک لفظ سے تین طلاقیں دیتا مثلاً کہتا کہ تجھے تین طلاق ــــ تو یہ ۲ دو ایسی صورتیں ہیں جن میں تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی تھیں ــــ

پہلی صورت میں تین طلاق واقع ہونا غیر مقلدین بھی تسلیم کرتے ہیں ــــ اور دوسری صورت میں تین طلاق کا واقع ہونا گذشتہ احادیث خصوصاً حدیث ابن عمر اور حدیث عویمر عجلانی سے ثابت ہے ــــ

یہاں ایک **تیسری صورت** ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک مجلس

میں تین الفاظ سے تین طلاقیں دیدے مثلاً یوں کہے تجھے طلاق ہے ـ طلاق ہے ـ طلاق ہے ــــ یہی وہ صورت ہے جس پر زمانہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک طلاق کا حکم جاری کیا جاتا تھا ــــ اور زمانۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تین طلاق کا حکم صادر فرمایا جاتا تھا ــــ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ـ جب اس خاص صورت میں دورِ نبوی و خلافتِ صدیقی میں تین طلاق کو ایک قرار دیا جاتا تھا تو حضرت عمر نے اس حکم کو کیسے بدل دیا اور صحابۂ کرام نے ان کے اس فیصلہ کو کیسے تسلیم کرلیا ــ اس کا **جواب** یہ ہے کہ زمانۂ رسالت مآب و زمانہ خلافت صدیقی میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ جب اپنی بیوی کو ان الفاظ سے طلاق دیتے کہ تجھے طلاق ہے ـ طلاق ہے ـ طلاق ہے تو وہ تین طلاقوں کی نیت سے طلاق نہیں دیتے تھے بلکہ پہلا لفظ طلاق کے ارادہ سے بولتے اور باقی دو لفظ تاکید کے طور لاتے تھے ـ اس لئے عہد نبوی و دورِ صدیقی میں لوگوں کی معروف عادت کے مطابق ایک طلاق کا حکم صادر کیا جاتا تھا ــ لیکن جب زمانۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لوگوں کی عادت بدل گئی اور لوگ یہی الفاظ تین طلاقوں کے ارادہ سے عام طور پر استعمال کرنے لگے ــ تو آپ نے ان کی غالب عادت کے پیش نظر باتفاق صحابہ کرام علیہم الرضوان تین طلاقوں کا حکم صادر فرمایا ــــ ہٰذا توضیح ما قالہ النواوی فی شرح مسلم وابن الہمام فی الفتح ــــ

اور یہ کہنا کہ صحابۂ کرام کا یہ فیصلہ چونکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ کے خلاف تھا اس لئے ہم حضرت عمر اور دوسرے صحابۂ کرام کا فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ قطعاً غلط ہے **کیونکہ** اگر صحابۂ کرام کا اتفاق حکم رسول کے خلاف پر تھا ــ تو آپ لوگوں نے صحابۂ کرام کو العیاذ باللہ گمراہی پر متفق مان لیا ــ حالانکہ صحابۂ کرام کا خلاف شریعت بات پر متفق ہوجانا از روئے شریعت ناممکن و محال ہے ــ چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ــــ

ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم
ــــ ابن ماجہ ص ۲۸۳ ــــ

میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی۔ تو جب تم اختلاف پاؤ تو بڑی جماعت کی اتباع کو لازم پکڑو

معلوم ہوا کہ ان حضرات کا فیصلہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ کے خلاف نہیں تھا ـ وہ لوگ مزاج شناسِ رسُول تھے ـ وہ اسرار و رموزِ شریعت سے واقف تھے ـ اور انھیں دین کا فہم اور شریعت کا درک آج کے غیر مقلدین سے کہیں زیادہ تھا انھیں معلوم تھا کہ حضور کا یہ فیصلہ اُسوقت کے لوگوں کے عُرف و عادت پر مبنی تھا ـ اور اب جبکہ عُرف بدل گیا تو حکم بھی بدل جائیگا ـ اگر حضُور کے زمانہ میں بھی حضرت عمر کے دورِ خلافت جیسے حالات پیدا ہو جاتے تو یقیناً حضُور کا وہی فیصلہ ہوتا جو حضرت عمر کا فیصلہ تھا ـــ اور صرف ایک مسئلہ طلاق نہیں شریعتِ مطہرہ میں آپ ایسے بیشمار مسائل پائیں گے جنکا زمانۂ رسالت مآب میں کچھ اور حکم تھا اور زمانۂ خلافتِ راشدہ میں کچھ اور ـ اور اُن میں سے اکثر مسائل میں غیر مقلدین ہمارے ہمنوا ہیں ـ اس مختصر رسالہ میں اُن تمام مسائل کا احاطہ مشکل ہے ـــ صرف چند مسائل مثال کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں ـــ

پہلی مثال

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ اور حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ادوارِ مبارکہ میں جمعہ کی صرف ایک آذان ہوا کرتی تھی جو خطیب کے سامنے خطبہ سے پہلے کہی جاتی تھی ـ **مگر** جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے عہدِ خلافت میں نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ نے ایک اور اذان کا اضافہ فرما دیا جو اذان خطبہ سے پہلے کہی جانے لگی اور اُس وقت سے اب تک دنیا کے مسلمانوں میں یہ اذان معمول بہ ہے ـــ حضرت عثمان غنی کے اس اضافہ پر کسی صحابی کا انکار منقول نہیں۔ اس پر صحیح بخاری کی روایت ملاحظہ فرمائیں ـــ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں ـــ

ان الاذان یوم الجمعة کان اوله حین یجلس الامام یوم الجمعة علی المنبر فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابی بکر وعمر فلما کان فی خلافة عثمان و کثروا امر عثمان یوم الجمعة بالآذان الثالث فاذن به علی الزوراء فثبت الامر علی ذالك ـــ صحیح بخاری جلد اوّل ص۱۲۵ ـــ

جمعہ کے دِن پہلی اذان اُس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا ـ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر کے زمانہ میں یہی حال رہا پھر جب حضرت عثمان کا زمانۂ خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان غنی نے جمعہ کے دن تیسری آذان کا حکم دیا چنانچہ یہ آذان زوراء پر دیگئی پھر یہ سلسلہ یونہی قائم رہا ـــ

نوٹ: حدیث مذکور سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی تین آذانیں ہیں حالانکہ جمعہ کی آذانیں دو ۲ ہیں ـ وجہ یہ ہے کہ اس حدیث میں اقامت (تکبیر) کو بھی آذان شمار کیا گیا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ اس حدیث میں تیسری آذان سے مُراد جمعہ کی پہلی آذان ہے ـ اسے حدیث پاک میں تیسری اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ مرتبۂ ایجاد میں تیسرے نمبر پر ہے ـــ

دوسری مثال

حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مُبارکہ میں شراب پینے کی سزا مُقرر نہیں تھی ـ کبھی شرابی کو جُوتے ـ مُکّے مارے جاتے اور کبھی کھجور کی چند شاخیں ماری جاتی تھیں ـ اور کبھی چالیس ۴۰ درے مارے جاتے تھے ـ **مگر** حضرت عمر کے دور میں جب شراب نوشی کی کثرت ہوئی تو آپ نے حضرت علی (اور بعض روایات میں حضرت عبدُالرحمن بن عوف) کے مشورہ سے شراب نوشی کی سزا اسّی ۸۰ کوڑے مقرر فرمائی جسے تمام صحابہ کرام نے قبول کیا ـــ اس سلسلے میں حوالے مُلاحظہ ہوں ـــ

① عن السائب بن یزید قال کنا نؤتی بالشارب علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامرة ابی بکر وصدرا من خلافة عمر فنقوم الیه بایدینا ونعالنا وارديتنا حتّٰی کان آخر امرة عمر فجلد اربعین حتّٰی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین ـــ صحیح بخاری جلد دوم ص۱۰۰۲ ـــ

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ شریف میں اور حضرت ابُوبکر کے دورِ خلافت اور حضرت عمر کے ابتدائی دورِ خلافت میں ہمیں شرابی کے پاس لایا جاتا تو ہم اُسے ہاتھوں، اور جوتوں، اور بٹی ہوئی چادروں کے ساتھ مارتے تھے حتّٰی کہ جب حضرت عمر کا آخر دورِ خلافت آیا تو آپ نے چالیس ۴۰ کوڑے لگائے یہانتک کہ جب شرابی لوگ حد سے بڑھ گئے اور سرکش ہو گئے تو آپ نے اسّی ۸۰ کوڑے لگائے ـــ

(۲) عن ثور بن زید الدیلی ان عمر بن الخطاب استشار فی الخمر یشربها الرجل فقال علی بن ابی طالب نری ان تجلدہ ثمانین فانه اذا شرب سکر واذا سکر ھذیٰ واذا ھذیٰ افتریٰ اوکما قال فجلد عمر فی الحد ثمانین

ثور بن زید دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے شراب نوشی کی حد (سزا) میں مشورہ لیا تو حضرت علی نے کہا میرے نزدیک اسّی کوڑے مناسب ہیں کیونکہ جب آدمی شراب پیئے گا تو مست ہو جائیگا اور جب مست ہو جائیگا تو بیہودہ باتیں بکے گا اور جب بیہودہ باتیں بکے گا تو بہتان باندھے گا۔ یا جو کچھ آپ نے فرمایا چنانچہ حضرت عمر نے اسّی کوڑے سزا مقرر فرمائی

موطا امام مالک کتاب الاشربۃ

تیسری مثال

صحابۂ کرام علیہم الرضوان آذان وامامت کی تنخواہیں وصول نہیں کرتے تھے بلکہ اُسے سخت بُرا جانتے تھے اور خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابۂ کرام سے یہ عہد لیا تھا کہ تم ایسا موذن مقرر کروگے جو تنخواہ نہ لے اس سلسلے میں ۲ دو حدیثیں مُلاحظہ ہوں ـــــــ

(۱) عن عثمان بن ابی العاص قال آخر ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اتخذ موذنا لایاخذ علی آذانه اجرا۔

ترمذی شریف ص۵۱

عثمان بن ابوالعاص فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری عہد لیا وہ یہ تھا کہ میں ایسا موذن مقرر کروں جو آذان کی تنخواہ نہ لیا کرے ـــــــ

---

(۲) واخرج ابن حبان عن یحیی البکالی قال سمعت رجلا قال لابن عمر انی لابغضك فی اللہ فقال سبحان اللہ احبك فی اللہ وتبغضنی فی اللہ قال نعم انك تسئال علی آذانك اجرا

نیل الاوطار جلد دوم ص۵۸-۵۹

ابن حبان یحییٰ بکالی سے راوی ہیں کہ میں نے ایک شخص کو حضرت ابن عمر سے کہتے سُنا کہ ۔ میں آپ سے محض خُدا کے لئے محبت کرتا ہوں حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تم سے محض خُدا کے لئے بغض رکھتا ہوں ۔ اس نے ازراہِ تعجب کہا سبحان اللہ! میں تو آپ سے خُدا کیلئے محبت کرتا ہوں اور آپ خدا کیلئے مجھ سے بغض رکھتے ہیں آپنے فرمایا ہاں اسلئے کہ تم آذان پر تنخواہ لیتے ہو۔

چوتھی مثال

سید العالمین محمد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف رمضان کی تین راتوں یعنی تیئسویں ۲۳ پچیسویں ۲۵ اور ستائیسویں ۲۷ کو نماز تراویح جماعت کیساتھ پڑھائی ۔ لوگ حضرت عمر کے ابتدائی دور تک یونہی الگ الگ نماز تراویح ادا کیا کرتے پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعب کی اقتدا میں لوگوں کو جمع فرمایا اور لوگ ایک امام کے پیچھے باجماعت نماز تراویح ادا کرنے لگے — بخاری شریف جلد اوّل ص۲۶۹ و مشکوٰۃ شریف باب قیام شہر رمضان فصل ثانی بحوالہ ابوداود ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ و ترمذی — ـــــــ

دورِ فاروقی سے اَبتک دُنیا کے تمام کلمہ گو بشمُول غیر مقلدین نماز تراویح باقاعدگی سے باجماعت ادا کرتے ہیں ـــــــ

غیر مُقلدین سے سوال ہے کہ:

(۱) — جُمعہ کی دو آذانیں آپ لوگ بھی جائز مانتے ہیں حالانکہ زمانۂ نبوی و دورِ صدیقی و فاروقی میں صرف ایک آذان دی جاتی تھی ـــــــ

(۲) — شراب پینے کی حد (سزا) آپکے ہاں بھی اسّی ۸۰ کوڑے ہے ۔ جبکہ زمانۂ رسالت مآب میں شراب نوشی کی حد مقرر نہیں تھی

(۳) — آپکے فرقہ کے مولوی صاحبان امامت و آذان پر وظائف پاتے ہیں جبکہ آذان و امامت اور ان جیسی عبادات پر تنخواہیں لینا دورِ نبوی و دورِ صحابہ میں ثابت نہیں بلکہ اس کی مُمانعت ثابت ہے ۔ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے ۔ پھر بتایا جائے کہ آپ لوگ آذان و امامت کی تنخواہیں کیوں وصول کرتے ہیں ۔ حالانکہ آپ لوگ عمل بالحدیث کے دعویدار اور اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں ـــــــ

(۴) — حضُور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف تین ۳ رات تراویح پڑھائیں پھر آپ لوگ رمضان کی ہر رات میں باجماعت تراویح کا اہتمام کیوں کرتے ہیں ـــــــ

(۵) — حضُور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تراویح میں ختمِ قرآن فرمانا ثابت نہیں پھر آپ

لوگ ہر سال رمضان میں تراویح کے اندر ختم قرآن کا التزام کیوں کرتے ہیں ۔۔۔

(۶) حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو گھروں میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ نماز تراویح کے بارے میں خاص طور پر ارشاد فرمایا ۔۔۔

فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ

اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ مرد کی سب سے بہتر نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے ۔۔۔ سوا فرض نمازوں کے ۔۔۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۱۴ بحوالہ بخاری مسلم

اب بتایا جائے کہ ان امور کے جائز ہونے کی وجہ ۔۔۔ اگر تبدیلی حالات و اسباب یا عمل صحابہ کرام ہے ۔۔۔ تو یہ وجہ جواز تین طلاقوں کے مسئلہ میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ تین طلاقوں کے واقع ہونے پر صحابہ کرام کا اتفاق بھی موجود ہے جو تبدیلی حالات و علل کے پیش نظر ہوا ۔۔۔ **لہٰذا** آپ لوگوں کو چاہیے کہ گذشتہ مسائل کی طرح مسئلہ طلاق میں بھی آپ صحابہ کرام سے اتفاق کریں ۔۔۔ اور آپ اہل حدیث حضرات نے یہ حدیث تو ضرور پڑھی یا سنی ہوگی کہ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین ۔۔۔ یعنی تم لوگ میرے طریقے اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑو ۔۔۔ اب یا تو آپ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ راشد نہیں مانتے تب تو آپ سے اس مسئلہ پر گفتگو ہی بیکار ہے ۔۔۔ اور یا خلیفہ راشد مانتے ہیں تو پھر ان کے طریقے سے منحرف کیوں ہوتے ہیں ۔۔۔ جبکہ خلفاء راشدین کے طریقوں کو اپنانا حدیث شریف کی رو سے لازم ہے ۔۔۔ تعجب ہے کہ کہلاتے اہل حدیث ہیں اور عمل بالحدیث سے جی چراتے ہیں

خدارا اہل حدیث کہلاتے ہوئے کچھ تو شرمایئے ۔۔۔ اس لفظ کا کچھ تو بھرم رکھیے۔

غیر مقلدین کی دوسری دلیل:

عن ابن عباس قال طلق رکانۃ بن عبد یزید اخو بنی مطلب امرأتہ ثلثا فی مجلس واحد فحزن علیھا حزنا شدیدا قال فسألہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف طلقتھا قال طلقتھا ثلثا قال فقال فی مجلس واحد قال نعم قال فانما تلك واحدۃ فارجعھا ان شئت فرجعھا ۔۔۔

مسند امام احمد صفحہ ۲۶۵ جلد اول

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں

تین طلاقیں دی تھیں پھر انھیں اس پر شدید صدمہ ہوا (پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو حضور نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس طرح طلاق دی تھی انھوں نے عرض کیا کہ میں نے تین طلاقیں دی تھیں۔ حضور نے فرمایا کیا ایک مجلس میں؟ عرض کیا ہاں حضور نے فرمایا یہ ایک ہی (طلاق) ہے تم چاہو تو رجوع کرلو ۔۔۔ چنانچہ حضرت رکانہ نے رجوع کرلیا

جواب حدیث رکانہ مختلف اسنادوں (۲) مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے ۔۔۔ لیکن امام ابوداؤد نے جس روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے اس کے مطابق حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ طلاق البتہ دی تھی ۔۔۔ یعنی یوں کہا تھا انت طالق البتۃ ۔۔۔ بتّ کا معنی کاٹنا ہے یعنی تجھے ایسی طلاق ہے جو میرے اور تیرے درمیان تعلق نکاح کو کاٹ دے اور فوری طور پر تعلق نکاح تین طلاقوں سے بھی کٹ جاتا ہے ۔۔۔ اور ایک طلاق بائن سے بھی لہٰذا یہ لفظ طلاق بائن کا بھی محتمل ہے اور تین طلاقوں کا بھی ۔۔۔ اگرچہ اس دور میں لفظ البتہ عموماً تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا مگر چونکہ ایک طلاق کا بھی محتمل تھا اس لئے حضور نے حضرت رکانہ سے نیت پوچھی کہ اس لفظ سے تمہاری کیا مراد تھی ۔۔۔ جب انھوں نے قسم اٹھا کر اپنی نیت بتائی کہ میں نے یہ لفظ ایک طلاق کی نیت سے بولا ہے ۔۔۔ تو آپ نے ایک طلاق (بائن) قرار دے کر دوبارہ نکاح کا حکم فرمایا جسے رجوع بالنکاح بھی کہتے ہیں ۔۔۔

خلاصہ کلام یہ نکلا کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق نہیں دی تھیں ۔۔۔ بلکہ ایسے لفظ سے طلاق دی تھی جو ایک طلاق کا بھی محتمل تھا اور تین طلاق کا بھی محتمل تھا ۔۔۔ تو جب انھوں نے تین طلاقیں ہی نہیں دیں تو اس سے آپ کا یہ مدعیٰ کیسے ثابت ہوا کہ حضور نے تین طلاقوں کو ایک قرار دیا ۔۔۔ ہاں اس قصہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نے حضرت رکانہ سے

ایک ایسے لفظ کی بابت حلف لے کر ایک طلاق کا فیصلہ فرمایا جو ایک طلاق کا بھی محتمل تھا اور تین طلاق کا بھی ــــ اور ظاہر ہے اس صورت سے آپ کے مدعیٰ کا کوئی تعلق نہیں ــــ سُنن ابوداؤد جو صحاحِ ستّہ میں سے ایک ہے کی روایتِ مذکورہ کے الفاظ مُلاحظہ فرمائیں ــــ

عن نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانة ان رکانة بن عبد یزید طلق امرأته سهیمة البتة فاخبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بذالك وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله ما اردت الا واحدة فقال رکانة والله ما اردت الا واحدة فردها الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فطلقها الثانیه فی زمان عمر والثالثة فی زمان عثمان

ــــ ابوداؤد ص ۳۰۰ ــــ

نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق البتّہ دی تھی ۔ پھر حضور کو اس معاملہ کی اطلاع دی گئی ، حضرت رکانہ نے عرض کیا بخدا میں نے (اس لفظ سے) صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا ــــ پھر رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کیا) ، بخدا صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا ۔ حضرت رکانہ نے عرض کیا بخدا میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا پھر حضور نے انھیں اُنکی بیوی لوٹا دی ــــ پھر رکانہ نے اُسے حضرت عمر کے دور میں دوسری طلاق دی ــــ اور حضرت عثمانِ غنی کے دور میں تیسری طلاق دی ــــ

پھر امام ابوداؤد نے عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ سے بھی ایسی ہی روایت نقل فرمائی کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتّہ دی تھی جس پر حضُور نے اُن سے حلف لیا کہ تمھاری کیا مُراد تھی ــــ جب حضرت رکانہ نے قسم اُٹھا کر کہا کہ میں نے ایک طلاق کے ارادہ سے یہ الفاظ بولے ہیں تو حضُور نے اُن کے ارادہ کو صحیح قرار دیا ــــ

امام ابوداؤد نے ان ۲ دو روایتوں میں (جن سے ثابت ہے کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ طلاق بتّہ دی تھی) اور اس روایت میں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رکانہ نے تین طلاقیں دی تھیں ان الفاظ میں موازنہ فرمایا ــــ

وحدیث نافع بن عجیر و عبد الله بن علی بن یزید بن رکانة عن ابیه عن جده ان رکانة طلق امرأته فردها الیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اصح لان ولد الرجل واهله اعلم به ان رکانة انما طلق امرأته البتة فجعلها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واحداً

ــــ ابوداؤد شریف ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ــــ

نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی والی حدیث (جس کو ہم تفصیل سے نقل کر چکے ہیں) زیادہ صحیح ہے (اس حدیث کے مُقابلہ میں جس میں حضرت رکانہ کی طرف تین طلاقوں کی نسبت کی گئی ہے) کیونکہ آدمی کی اولاد اور اس کے گھر والے ایسے معاملات میں زیادہ واقف ہوتے ہیں بیشک حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو صرف طلاق بتّہ دی تھی جسکو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قرار دیا تھا ــــ

اِن تفصیلی حوالوں سے قارئین کرام نے جان لیا ہوگا کہ حضرت رکانہ کے واقعۂ طلاق کی اصل حقیقت کیا ہے ــــ اور اگر اب بھی غیر مقلدین اِس بات پر بضد ہوں کہ حضرت رکانہ نے ایک نشست میں تین طلاقیں دی تھیں اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے حلف لے کر تین طلاق کو ایک طلاق قرار دیا تو پھر بھی یہ حدیث آپ کے مسلک کے سراسر خلاف ہے آپ کے نزدیک تو ایک نشست میں دی جانے والی تین طلاقیں بہر صُورت ایک قرار پاتی ہیں چاہے شوہر تین طلاقیں تین کے ارادے سے دے چاہے ایک طلاق کے ارادے سے دے **جبکہ** اس واقعہ میں حضُور نے تین طلاقوں کو ایک طلاق اس وقت قرار دیا جب حضرت رکانہ نے حلف اُٹھایا کہ اُنھوں نے تین طلاق کے الفاظ ایک طلاق کے ارادے سے کہے ہیں ــــ اس واقعہ سے تو یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص تین طلاق دینے کے ارادہ سے تین بار طلاق کے الفاظ بولے تو تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں ــــ حالانکہ آپ کے مسلک میں اس کی قطعی گنجائش نہیں ــــ وصلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه ونور عرشه محمد وعلیٰ آله وصحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین

مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر

کی تمام کتب اور دیگر مکتبوں کی کتب کے تقسیم کار

سنی کتب خانہ دوکان نمبر 2 ستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور-

لہذا تھوک و پرچون خریدنے کے لئے رابطہ کریں-

کتب کے علاوہ بریلی شریف کے مخصوص ساعتوں میں کندہ نقوش اور چوبیس نقوش کی انگوٹھیاں خوبصورت ڈیزائن میں یمنی عقیق کے ساتھ دستیاب ہیں- شمع شبستان رضا کی اجازت کے لئے اور کتب و نقوش طلب کرنے کے لئے-

1- مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر-

2- سنی کتب خانہ .دکان نمبر 2 ستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور-

رابطہ کریں کتب و نقوش وی پی پارسل کے ذریعہ بھی طلب کر سکتے ہیں-

سُنّی کتب خانہ دکان نمبر ۲ مرکز اویس

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

اہلسنّت کی کُتب عوام کو پڑھوا کر اپنے بزرگوں کو ثواب عظیم پہنچائیں تاکہ فوت شُدہ کو اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے بے انتہا عظیم ثواب کے ساتھ اللہ تعالیٰ اُسکے صلہ میں آپکی بھی مشکلات دُور فرمائے

آپ ایک بار آزما کر تو دیکھیں

نام کتب	نرخ	نام کتب	نرخ
سُنّی حنفی نماز (سُنّی ترجمہ) نیوز پیپر		غسل کی سُنّتیں نیوز پیپر	
فاتحہ کا طریقہ ۳/ ختم ڈیٹ جو طریقو		اسلام میں والدین کا مُقام	
قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی		مجموعہ مناجات یعنی سُنّی مناجاتِ مقبول	
گھروں میں بولے جانیوالے کفریہ کلمات		مجموعہ سلام مجموعہ نعت	
کیا کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے؟ نیوز پیپر		احکام دعوت طعام کھانے پینے کی سُنّتیں نیوز	
داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے		دُعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت نیوز پیپر	
بہارِ عقیدت		خاکِ حجاز کے نگہبان نیوز پیپر	
نوری تحفہ مُسلمانو حق و باطل کو پہچانو نیوز		قادری رضوی مجموعہ وظائف عکسی	
قصیدہ غوثیہ		سوانح امام احمد رضا نیوز پیپر	
احکامِ عقیقہ مع بچوں کے اسلامی نام نیوز		تمہیدِ ایمان بآیاتُ القرآن نیوز پیپر	
بارہ مہینوں کے مختصر وظائف		سیرت سیدنا محمد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سندیی)	
شادی کا تحفہ یعنی حقوق الزّوجین		نوری طغریٰ	

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی مطبوعہ کُتب خصوصی رعایت سے حاصل فرمائیں